خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 230 | جمعہ 13 جمادی الثانی 1418ھ 17 اخاء 1376ھش 17-اکتوبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

خدام و اطفال کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اکتالیسویں سالانہ اجتماع کے لئے 24 تا 26-اکتوبر کی تواریخ مقرر کی گئی تھیں۔ تاحال انتظامیہ کی طرف سے بسلسلہ اجازت کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اندریں حالات یہ اجتماع ملتوی کیا جاتا ہے۔

(معتمد مجلس)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار' میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70' 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا' مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا' کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 305)

جن لوگوں میں خوبیاں اور اچھائیاں دکھائی دیتی ہیں انہیں خدا کی طرف بلائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پہلی نصیحت آپ کو یہ ہے کہ جنکو آپ خدا کے رستے کی طرف بلاتے ہیں ان میں خوبیوں کی تلاش کریں بلکہ ان کو چاہیں جو اچھے ہیں۔ جن کی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں۔ کج بحثوں اور ضدی لوگوں سے یا بداخلاق لوگوں سے کئی داعی الی اللہ سر ٹکراتے رہتے ہیں۔ ساری عمران کی یہ سر ٹکراتے گزر جاتی ہے اپنا سر پھوڑتے ہیں اور اس کے سر میں کچھ داخل نہیں کر سکتے اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی سنت کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ پس اس مضمون کو اور آگے بڑھائیں اور پھیلائیں تو پھر یہ حکمت عملی ہمارے سامنے آئے گی کہ تمہیں لازماً حسن کی تلاش کرنی ہے تاکہ اسے چمکاؤ اسے اور زیادہ کر دو اور ایسا کر دو کہ اللہ کی پیار کی نظر اس پر پڑنے لگے۔ جب خدا کی نظر اس پر پڑے گی تو پھر تم ایک طرف ہو جاؤ اس نے آنا ہی آنا ہے۔ اور بلاتے تو تم ہو مگر وہ لبیک کہے گا خدا کی آواز پر اور (-) کی آواز پر نہ کہ تمہاری آواز پر۔ تو داعی اللہ کا یہ غرور بھی توڑ دیا کہ ہم نے بلایا تھا اس لئے وہ احمدی ہو گیا' ہم نے دعوت دی تھی اس لئے اس نے حق کو قبول فرمایا۔ (-) وہ استجابت کرتے ہیں یا کی تو اللہ اور (-) کے لئے کی چونکہ (-) خدا کی صفات کا مظہر بنا ہوا تھا۔

تو اس لئے دعوت الی اللہ والے کے لئے ان آیات میں بہت عظیم حکمتوں کے سمندر موجزن ہیں۔ اگر آپ ان کی تہہ میں اتر کر دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ حکمتوں کے سمندر ہیں جو (کلام الٰہی) کی چھوٹی چھوٹی آیات میں جو کوزے سے بھی چھوٹی ہیں ان میں آپ کو بھرے ہوئے اور موجیں مارتے ہوئے دکھائی دینے لگیں گے۔ تو

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ آپ نے حسن کی تلاش کرنی ہے اور حسن ہر انسان میں موجود ہوتا ہے لیکن بعضوں میں زیادہ بعضوں میں کم تو حسن کا متلاشی پہلے تو زیادہ حسن کی طرف جایا کرتا ہے نہ کہ کم حسن کی طرف' کم حسن کی طرف تو تب جاتا ہے جب زیادہ حسن ملے نہ۔ اگر سونے کی ڈلیاں ریت پر بکھری پڑی ہوں تو ریت کے اندر جو ریت کے ذروں کی طرح سونا ملا ہوا ہوتا ہے اس کے کھوج میں وہ وقت ضائع نہیں کرے گا پہلے وہ ڈلیوں کو چنے گا جب ڈلیاں ختم ہو جائیں پھر ریت کی باری آتی ہے پھر ان باریک ذروں کی تلاش ہوتی ہے پھر اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے گڑھے کھودنے پڑتے ہیں۔ ان میں پانی ڈال کر یا نہروں کے پانی کا رخ اس طرف پھیر کر ان میں وہ ریت کو ڈالتے اور بار بار کھنگالتے ہیں یہاں تک کہ سونا الگ اور ریت الگ' محنت پھر بھی وہ کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ چونکہ تھوڑا سونا ہے نسبتاً

باقی صفحہ 7 پر

تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم ندیم خالد صاحب مقیم جرمنی ابن مکرم خالد منیر اختر صاحب کا نکاح بھمراہ مکرمہ فوزیہ کریم صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد کریم صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مورخہ 97-10-10 کو بیت الانوار دارالصدر شمالی ربوہ میں مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے پڑھا۔

مکرم ندیم خالد صاحب محترم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب (راہ مولا میں جان قربان والے) کے پوتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرم جواد احمد خان لودھی صاحب ابن مکرم ریاض قدیر خان لودھی صاحب ایڈووکیٹ ڈیفنس لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ عاصمہ مبشر صاحبہ بنت پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 11- جولائی 1997ء قبل از جمعہ مکرم چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دارالذکر میں پڑھا۔ عاصمہ مبشر صاحبہ محترم مرزا ناصر علی صاحب (وفات یافتہ) وکیل و امیر جماعت احمدیہ فیروزپور کی پڑپوتی اور ملک عبداللہ صاحب (وفات یافتہ) انجینئر راولپنڈی کی نواسی ہیں۔ آپ کی دادی مکرمہ حمیدہ بانو صاحبہ حضرت میر میراں بخش صاحب آف شیخ پور گجرات رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی اور ڈاکٹر میر محمد علی خان صاحب (وفات یافتہ) افریقوی سابق امیر جماعت ممباسہ کی بیٹی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرمہ رفعت چوہدری بنت مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب (حال جرمنی) کا نکاح مکرم راشد محمود صاحب ابن مکرم عبدالرشید ڈوگر صاحب حال جرمنی سے مبلغ دس ہزار جرمن مارک پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ یکم اکتوبر 1997ء کو بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17 اخاء 1376 ھش — 17 اکتوبر 1997ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

○ "انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجات مختلف رکھتا ہے۔ ان کے حل اور روا ہونے کے لئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا (-) خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتہ بھی نہ لگے۔ اب غور کر کے دیکھ لو کہ انسان اس دنیا میں چاہتا کیا ہے۔ انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو (کلام الٰہی) کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں"

اس ارشاد میں صراط مستقیم ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ہر بات دنیا میں دو طریق پر کی جاسکتی ہے۔ درست طریق پر بھی اور غلط طریق پر بھی۔ درست طریق پر بات کرنے کو صراط مستقیم کہتے ہیں اور درست طریق پر بات کرنے ہی سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام امور کے لئے سیدھے راستے اختیار کرے یعنی صراط مستقیم پر چلے تو اسے ہمیشہ کامیابی ہوگی۔ وہ مشکلات اور مصائب سے بھی نجات پا جائے گا اور اس کی حاجات بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ اور جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ سیدھے راستے پر چلنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے جسے اصول قرار دیا گیا ہے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کرے۔ تقویٰ کی راہ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی نگاہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف رہے کہ وہ کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کن سے ناراض۔ جن باتوں سے خوش ہوتا ہے وہ کرے اور جن باتوں سے ناراض ہوتا ہے ان کے قریب بھی نہ جائے۔ یہی صراط مستقیم ہے اور اس ارشاد میں اسی صراط مستقیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ہر بات میں صراط مستقیم اختیار کریں۔ مزید فرماتے ہیں۔

○ "سچے تقویٰ کے بغیر کوئی راحت اور خوشی مل ہی نہیں سکتی' تو معلوم کرنا چاہئے کہ تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد' زبان' اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا' حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے۔ مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیادار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیادار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو دوسرے حج میں لائے تھے۔ اور پھر کہا کہ تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تین فقروں میں تو نے اپنے تین ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں۔ اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔ اور بے معنی' بے ہودہ' بے موقع' غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے۔"

جہاں تک زبان کا تعلق ہے اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ انسان زبان ہی سے عزت پاتا ہے اور زبان سے ہی اس کی ذلت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کا اندرونہ زبان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جب وہ بات کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے اندرونے میں کیا ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ زبان کی حفاظت کرتے ہوئے وہ اپنے اندرونے کی بھی حفاظت کرے۔ آخر چیز تو اندر سے نکلتی ہے۔ بات تو اسنے وہ کہنی ہے جو اس کے دل میں ہے۔ اگر دل ٹیڑھا ہوگا تو بات بھی ٹیڑھی ہوگی۔ دل سیدھا ہوگا تو بات بھی سیدھی ہوگی۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے۔ بے معنی' بے ہودہ' بے موقعہ' غیر ضروری باتوں سے گریز کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ہمارا دل کیسا ہے۔ دل کو پاک اور صاف کیا جائے۔ دل ہی سے تقویٰ کا تعلق ہے۔ کیونکہ زبان دل کے بعد آتی ہے۔

پس دل کو صاف کریں اور تقویٰ کو اختیار کریں اور ہر وقت خدا پر نظر رکھیں۔ اور پھر آپ کی زبان جو کچھ کہے گی وہ خدا کے فضل سے ٹھیک ہوگا۔

حضرت صاحب مزید فرماتے ہیں:-

○ "ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو' نہ بولنا بہتر ہے' لیکن یہ بھی (صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔ دیکھو (-) نبی کریم ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے۔ مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی۔"

بات کہنے سے پہلے سوچ لینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے دل کا جائزہ لیتے رہیں کیونکہ باتیں دل سے نکلتی ہیں۔ اگر ہمارا دل پاک اور صاف ہے تو ہم بات کو سوچیں گے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ بات ہماری ٹھیک ہے اور ہمیں یہ کہنی چاہئے اور دل کے پاک اور صاف ہونے سے ہی پتہ چلے گا کہ ہم وہ بات کہتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت ہے۔ اور جس کی اجازت نہیں وہ کبھی کہنے کے قریب تک نہیں جاتے۔ اس ارشاد میں حضرت صاحب نے ایک اور معیار بھی ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسا بولنا جس سے شرارت اور فساد پیدا ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ انسان خاموش رہے۔ لیکن اگر وہ ہر وقت خاموش ہی رہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ جہاں اسے بولنا چاہئے وہاں بھی وہ نہیں بولے گا۔ مثلاً امر حق کے اظہار کے لئے اسے بولنا چاہئے اور ضرور بولنا چاہئے۔ لیکن اگر خاموش رہنا وہ اپنا وطیرہ بنالے تو امر حق کے اظہار کے لئے بھی نہیں بولے گا۔

پس حضرت صاحب نے یہ معیار مقرر فرمایا ہے کہ شرارت اور فساد کا موجب بننے کے لئے ہرگز نہ بولیں اور امر حق کے اظہار میں کبھی خاموش نہ رہیں۔

اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اور مختصر سا ارشاد پیش خدمت ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

○ "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے۔ اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے"۔

دل خون کے قطرات سے رنگین ہوا ہے
پلکوں پہ مگر کوئی ستارا بھی نہیں ہے
میں اس کو بلاتا ہوں بڑے شوق سے لیکن
اس سمت بلانے کا اشارا بھی نہیں ہے
آیا ہے یہاں جو اسے جانا ہے بہرحال
رہنے کا کسی شخص کو یارا بھی نہیں ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ

دل کی عزیمت سے عمل کی ضرورت

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپالیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے۔ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضاو قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔

ooo

میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تاکہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں' لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215)

میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی' نہ خاندانی' نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ' ایمان' عبادت' طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213)

فارسی منظوم کلام

اے سرِ خود کشیدہ از فرقاں
پا نہادہ بہ لجۂ طغیاں

اے وہ جس نے فرقان کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے۔ اور سرکشی کے گڑھے میں پاؤں رکھا ہے۔

بانگ کم کن بہ پیش نورِ ہدیٰ
توبہ کن از فسوس و بازیہا

نور ہدایت کے سامنے اتنی شیخی نہ مار۔ اور تمسخر اور کھیل سے توبہ کر

ایں چہ چشمے ست کور و سخت کبود
کافتابے درو چو ذرّہ نمود

یہ آنکھ کیسی اندھی اور منحوس ہے۔ جس میں آفتاب ذرہ کے برابر نظر آتا ہے

تانگیری کنارہ زیں رہ و خُو
ہست دور از کنار کشتئ تو

جب تک تو اس طریقہ اور عادت کو نہیں چھوڑتا تب تک تیری کشتی کنارے سے دور رہے گی

با خدایت عناد و کیں تا چند
خندہ و بازیت بدیں تا چند

کب تک تو اپنے خدا سے دشمنی اور کینہ رکھے گا اور دین سے تیری ہنسی ٹھٹھا کب تک جاری رہے گا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو کلام الہٰی سے منہ پھیر لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو سرکشی کے گڑھے میں گرا دیا۔ گویا کہ وہ اپنے آپ کو سرکش بناتا چلا جا رہا ہے اور نصیحت کے طور پر حضرت صاحب بتاتے ہیں کہ اے وہ شخص جو ایسا کرتا ہے اسے خدا تعالیٰ کے کلام کے سامنے غرور کر ساتھ نہیں آنا چاہئے۔ اسے اپنی شخصیت کو اس پر ترجیح نہیں دینی چاہئے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ ایک محض تمسخر ہے اور کھیل ہے اور حضرت صاحب اسے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس سے توبہ کرے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر سورج کو کسی کی آنکھ ذرے کے برابر دیکھے تو وہ آنکھ اندھی ہے اور منحوس ہے۔ کلام الہٰی کو سورج سے تشبیہ دی گئی ہے اور اسے کچھ نہ سمجھنے کو ذرے سے یہ بات نہایت بدبختی کا باعث ہے کہ انسان سورج کو اتنا گھٹا کر بیان کرے کہ اسے ذرہ بنا دے۔ جب تک وہ اس عادت کو نہیں چھوڑے گا اور اس سے توبہ نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ اپنی زندگی کی حقیقی مراد کو پا نہیں سکتا یہ ایسی ہی بات ہو گی جیسے کشتی کنارے سے دور رہے اور کنارے پر نہ پہنچے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے شخص سے پوچھنا چاہئے کہ وہ کب تک خدا تعالیٰ سے دشمنی اور کینہ رکھے گا۔ اور کب تک دین سے مذاق کرتا رہے گا اور اس کی حقیقت کو نہیں پہچانے گا۔ جب تک وہ اس کی حقیقت کو نہیں پہچانے گا اس وقت تک اس کے دل میں اس کی قدر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور اس کی قدر کا پیدا نہ ہونا اس کے لئے بدقسمتی کا باعث ہو گا۔

پس ان اشعار میں آپ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ کلام الہٰی کی طرف توجہ دی جانی چاہئے۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد وڑائچ

چترال کی سیر

23- اگست 1997ء کے روزنامہ الفضل میں ایک مضمون "پرانی یادیں ایک ہائیکنگ" کے عنوان سے چھپا جس کو پڑھ کر مجھے "چترال کی سیر" کے عنوان پر لکھنے کی تحریک پیدا ہوئی۔

مضمون نگار نے بڑے خوبصورت انداز میں منظر کشی کی ہے۔ اور چپے چپے پہ پیش آمدہ حالات و واقعات کو بڑی انصاف پسندی سے لفظوں کے سپرد کیا ہے نیز ساتھ ہی ساتھ جن مشکلات اور رستوں کے پر خطر ہونے کا ذکر اذکار کیا ہے اس سلسلہ میں صرف یہی عرض ہے اب حالات قدرے بہتر ہیں نہ ہی وہ مشکلات ہیں اور نہ ہی راستے اس قدر زیادہ خطرات سے دوچار ہیں کہ انسان موت اور زندگی کی کشمکش میں سیاحت کرے۔ کیونکہ ہم نے اسی سال چترال کی سیر کی ہے گو ہماری چترال کی سیر کا شوق دس بارہ سال پرانا تھا جب ہمارا ایک دوست ان علاقہ جات کی سیر کر کے آیا اور اس نے دلچسپ انداز میں واقعات سنائے اور اسی بہانے ہم سے تقریباً تین مرتبہ چائے نوش فرمائی۔

ہماری دو افراد پر مشتمل مختصر کمپنی تھی جو امسال ماہ اگست کے آغاز میں چترال کی سیر کے لئے عازم سفر ہوئی علی الصبح ہم پشاور ایئر پورٹ پر پہنچے اور چانس ٹکٹیں حاصل کیں کیونکہ پشاور سے چترال جاتے ہوئے ہمارا ارادہ بذریعہ ہوائی جہاز تھا اور حسب پروگرام واپسی بذریعہ وین تھی تاہم موسمی خرابی کے باعث بذریعہ ہوائی جہاز سفر ناممکن ہو گیا۔ ان دنوں روزانہ تین فلائیٹس پشاور سے چترال جا رہی تھیں۔ ہر فلائٹ میں بتالیس مسافروں کی گنجائش ہوتی ہے مگر پائلٹ صرف بتیس مسافر بٹھاتے ہیں اس لئے ایڈوانس بکنگ بھی بتیس کی ہوتی ہے اسی لئے چانس والے مسافروں کی گنجائش بن جاتی ہے۔ واضح رہے ان دنوں ہوائی جہاز کا کرایہ چار صد چالیس روپے صرف ہے جو کہ وین کے کرائے سے ڈبل ہے اور تقریباً 50 منٹ کا سفر ہے۔ چانس کا ایک فائدہ بھی ہے کہ اگر پہلی فلائٹ بوجہ خرابی موسم کینسل ہو گئی ہے اور دوسری کے وقت موسم صاف ہو گیا ہے تو آپ کا چانس برقرار رہے گا اور پہلی فلائٹ والے مسافر گھر جا چکے ہوں گے جو کہ ایڈوانس بکنگ پر جا رہے تھے بہرحال پشاور سے چترال 50 منٹ میں پہنچنے کے شوق میں ہم کو ایئرپورٹ پر مسلسل چار گھنٹے انتظار کرنا پڑا مگر بات نہ بنی آخر لاری اڈا واپسی ہوئی ہم نے بذریعہ وین چترال جانے کی معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ رات آٹھ بجے صرف ایک اڈا سے چترال گاڑیاں جاتی ہیں باقی سب دیر یا تیمر گرہ کی ہیں پھر دیر یا تیمر گرہ سے دوبارہ گاڑی حاصل کرنی پڑتی ہے۔

جب وقت کا اندازہ پوچھا تو مختلف ہی نہیں متضاد صورت حال سامنے آئی بعض نے چھ گھنٹے بعض نے دس یا گیارہ گھنٹے حد تیرہ گھنٹے بتایا مگر ہم کو چودہ گھنٹے سفر کرنا پڑا۔ لہذا ہم پشاور سے تیمر گرہ والی گاڑی پر سوار ہو کر تیمر گرہ پہنچے۔ تیمر گرہ سے چترال جانے والی گاڑی ساتھ ہی کھڑی تھی۔ تیمر گرہ میں میدانی علاقے کی نسبت بہت سی چیزیں قدرے مختلف پائیں علاقہ خشک ہے ہوٹل معیاری نہیں ہیں۔

تیمر گرہ سے چترال جاتے ہوئے دیر آتا ہے دیر بھی تمام گاڑیاں رکتی ہیں کیونکہ دیر سے آگے پھر لواری ٹاپ کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

لواری ٹاپ پہنچانے والا راستہ سڑک کے حوالے سے بھی اور حفاظتی نکتہ نگاہ سے بھی قدرے خطرناک ہے۔ سڑک کے اعتبار سے اس لحاظ سے کہ سڑک پختہ نہیں ہے۔ مسلسل موڑ اور پھر ساتھ مسلسل چڑھائی بھی اسی لئے بعض اوقات ڈرائیور تمام مسافروں کو اتار کر بعض مقامات عبور کرتے ہیں تاہم ان مشکلات سے بچنے کے لئے سرنگ کا منصوبہ شروع ہوا تھا بعض وجوہ کے تحت کام رکا ہوا ہے یہ علاقہ سردیوں میں مکمل برف پوش ہو جاتا ہے اور راستہ اتنا دشوار گزار ہو جاتا ہے کہ سفر کرنا ناممکن ہو جاتا ہے یا پھر اسی لئے سردیوں کے ایام میں متبادل راستہ اختیار کیا جاتا ہے راستے کے بعض مقامات پانی کے بہاؤ کے نتیجے میں بھی خراب دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ علاقہ نہ زیادہ سرسبز ہے اور نہ ہی مکمل طور پر خشک کہا جا سکتا ہے۔ چیڑ اور دیودار کے درخت جابجا سڑک کے ساتھ ساتھ دکھائی دیتے ہیں۔

مقامی لوگوں نے آوارہ پانی کی منصوبہ بندی کر کے پہاڑوں پر نالے بنائے ہوئے ہیں جو کہ غالباً محکمہ زراعت کے تعاون سے بنائے گئے ہیں۔ اور پھر جہاں بھی قدرے ہموار خطہ ارض ملا وہاں پر کاشتکاری کی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ہم نے وہاں پر میدانی علاقے کی تقریباً ہر فصل دیکھی ہے۔ اور سب سے زیادہ پیاز کی فصل دکھائی دی ہے۔ فروٹ کے درختوں میں سے زیادہ اخروٹ اور بہت کم سیب کے درخت دکھائی دیتے ہیں۔

حفاظتی نکتہ نگاہ سے جو مشکلات ہم نے سنی ہیں وہ یہ ہیں کہ اگر رات کو آپ بغیر پولیس کے سڑک پر سفر کر رہے ہیں تو آپ کی ملاقات چور اچکوں سے ہو جانی بعید از قیاس نہیں۔ پھر حسب روایت اگر آپ کے پاس خاطر خواہ رقم نہ نکلی تو آپ کی مارپٹائی سے تواضع بھی کریں گے یہ بات ہم نے وہاں کے مقامی لوگوں سے سنی ہے باقی اللہ جانتا ہے۔ بہرحال رات کو مسافر گاڑیاں اور سڑک وغیرہ لواری ٹاپ سے موبائل پولیس کے ساتھ ہی چترال پہنچتے ہیں۔ دن کے اوقات میں پولیس والے مسلح ہو کر سڑک کے کنارے کھڑے تھوڑے بہت وقفے کے بعد نظر آئیں گے۔

لواری ٹاپ یا لواری پاس انتہائی قابل دید مقام ہے جس کی بلندی تقریباً 14000 فٹ ہے گھنے بادلوں کی خوب وہاں گھما گھمی ہوتی ہے اسی لئے دن کو بھی بعض اوقات چاند بھری رات کا سماں ہو جاتا ہے۔ ہوا اس قدر سرد ہوتی ہے کہ اس کی چبھن سے دسمبر کی شام محسوس ہونے لگتی ہے بہرحال اس دوران یک دم موسم کی تبدیلی ٹورسٹ کو اپیل کرتی ہے۔

لواری ٹاپ پر ایک دو ہوٹل بھی ہیں ہوٹل سے مراد بلند و بالا خوبصورت عمارت یا مخصوص لباس میں ملبوس بیرے نہیں ہیں بلکہ مقامی پتھروں کو ترتیب سے رکھ کر دو دیواریں اور اس کے اوپر بوسیدہ سی چھت جس کے نیچے دو خود ساختہ

باقی صفحہ 7 پر

○

میں ان سے پوچھتا ہوں جنہیں کچھ پتہ نہیں
منزل پہ ہے نگاہ' مگر راستہ نہیں

ہر اک گلی میں ڈھونڈ رہا ہوں کسی کو میں
دستک تو دے رہا ہوں' کوئی بولتا نہیں

دل کے قریب ہو کے بھی ہیں وہ افق سے دور
غم ہے تو یہ کہ غم کا کوئی بھی صلہ نہیں

اوروں کے زخم کرتا رہا ہوں رفو مگر
جو میرا اپنا زخم ہے وہ تو سلا نہیں

زندہ خدا کے ہاتھ میں ہے زندگی کی ڈور
جو مر گیا ہے اس کے لئے' وہ مرا نہیں

مرنے کی بات ہم نے نہ کی تھی کبھی مگر
اس کے سوا اب اور کوئی تذکرہ نہیں

دیتا ہے کوئی مجھ کو صدائیں تمام رات
دن بھر وہ میری آنکھ سے اوجھل ہؤا نہیں

جو لوگ کاٹتے ہیں مری بات کو نسیم
کیا ان کو احترام کسی بات کا نہیں

موجود ہو کے بھی مجھے معدوم جانئے
میرے وجود کا مجھے خود بھی پتہ نہیں

رو رو کے میرے دل نے تلاطم بپا کئے
اور میری آنکھ سے کوئی آنسو گرا نہیں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

انور ندیم علوی ایڈووکیٹ

مکرم سیٹھ محمد دین آف نواب شاہ

قریباً 9 سال بعد امسال پھر جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ لندن میں تین ہفتے قیام رہا۔ اپنے پیارے امام حضرت امام جماعت الرابع سے ملاقات کی سعادت ملی۔ براہ راست سامنے بیٹھ کر آپ کے ارشادات سنے۔ اجلاسات اور عبادات کے فیوض و برکات سے خوب حصہ ملا۔ جلسہ کے بعد ہنسلو میں مکرم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر "الفضل" کے اعزاز میں ایک شعری نشست منعقد کی گئی جس میں انگلستان کے علاوہ باہر کے شعراء نے بھی اپنا کلام سنایا۔ محترم بشیر رفیق خان صاحب نے جو اس تقریب کے میزبان تھے۔ کمال محبت کے ساتھ اس تقریب کا انعقاد خاکسار کی پاکستانی روانگی کی وجہ سے ایک ہفتہ قبل (اصل تاریخ سے) ہنگامی بنیادوں پر کیا۔ جلسہ سالانہ کے ایام کے مفصل ذکر کے لئے ایک الگ مضمون کی ضرورت ہے۔ جو کہ اگر اللہ نے چاہا تو کسی دوسرے وقت میں تحریر کریں گے۔ اس وقت جلسہ سالانہ انگلستان کے موقعہ پر ملنے والے دوستوں کے حوالے سے یادرفتگان کے تحت جس شخصیت کا ذکر مقصود ہے وہ ہیں جناب سیٹھ محمد دین صاحب آف نواب شاہ سندھ۔

جلسہ سالانہ انگلستان کے بعد مکرم حمید اللہ خان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ سندھ کے علاقہ میں اپنی بینک ملازمت کے دوران قیام پذیر رہے مکرم سیٹھ محمد دین صاحب اپنے دادا مکرم خان صاحب نعمت اللہ خان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔

1930ء کے شروع میں نوجوان محمد دین کی امرتسر بھارت میں درزی کی دوکان تھی۔ کچھ پڑھے لکھے تھے مگر آپ اپنے کام سے مطمئن نہ تھے۔ ذاتی رجحان تجارت کی طرف تھا مگر وسائل مہیا نہ تھے۔ انہی دنوں ڈیرہ بابا نانک کے قریب دریائے راوی پر پل بن رہا تھا۔ وہاں اچھی خاصی تعداد میں لوگ کام کرتے تھے۔ آپ بھی قسمت آزمائی کے لئے وہاں پہنچ گئے۔ وہاں برج انسپکٹر خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب سے ملاقات ہوئی۔ خان صاحب نے آپ کو دیکھ کر فرمایا۔ "آپ کچھ پڑھے لکھے معلوم ہوتے ہیں۔ لیبر کا کام آپ کے لئے مناسب نہیں ہے"۔ نیز پوچھا کہ آپ کوئی کام جانتے ہیں؟ جواب میں مکرم محمد دین صاحب نے کہا کہ وہ درزی کا کام جانتے ہیں۔ آپ نے انہیں لیبر کے لئے وردیاں (Uniform) تیار کرنے کا ٹھیکہ دے دیا۔ کچھ عرصہ بعد جب (ربوہ) چنیوٹ کے قریب دریائے چناب پر اور کوٹری سندھ میں پل کی تعمیر کے سلسلہ میں خان نعمت اللہ خان صاحب بطور برج انسپکٹر گئے تو مکرم محمد دین صاحب بھی آپ کے ساتھ وہاں گئے۔ اسی دوران حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب آئینہ کمالات...... بذریعہ خان صاحب مکرم محمد دین کے ہاتھ لگی= آپ مکرم خان صاحب کے کردار اور اخلاق سے پہلے ہی بہت متاثر تھے اس کتاب کے مطالعے سے آپ کے بقیہ شکوک و شبہات بھی دور ہو گئے۔ چند دنوں بعد مکرم خان صاحب سے گذارش کی کہ وہ انہیں جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے رہنمائی کریں اور اس طرح آپ جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

احمدی ہونے کے بعد جب پہلی مرتبہ گاؤں واپس آئے تو آکر اپنے دوست حافظ قاری فتح محمد سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ قاری صاحب سن کر آگ بگولہ ہو گئے اور کہنے لگے تو نے بہت برا کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ مکرم محمد دین صاحب نے قبول احمدیت کے بارہ میں کچھ وضاحت پیش کرنا چاہی مگر قاری فتح محمد اس قدر طیش میں تھے کہ قریب رکھا ہوا پیتل کا وزنی لوٹا اٹھا کر مکرم محمد دین پر دے مارا۔ آپ نے ہاتھ سے اسے روکا مگر ہاتھ کی انگلیاں زخمی ہو گئیں اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ کہا "قاری صاحب! یہ حرکت کوئی جاہل تنگ نظر کرتا تو مجھے دکھ نہ ہوتا آپ جیسے صاحب علم دوست سے یہ توقع نہ تھی"۔ قاری فتح محمد پر اس فقرے کا بہت گہرا اثر ہوا وہ پشیمان سے ہو کر اٹھ کر چلے گئے۔ ضمیر کی خلش نے انہیں ساری رات بے چین رکھا۔ دوسرے دن خود مکرم محمد دین صاحب کے پاس آئے معذرت کی اور احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے رہے مگر چونکہ خود محمد دین صاحب نئے احمدی تھے اور حافظ قاری فتح محمد دیوبند سے تعلیم یافتہ تھے اس لئے انکی تسلی نہ ہوئی اور نتیجتاً قادیان چلنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ محمد دین صاحب قاری فتح محمد صاحب کو لے کر قادیان آئے۔ قاری صاحب کو مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا۔ ظہر کے وقت عبادت کی ندا ہوئی مگر آواز متاثر کن نہ تھی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے کہنے پر دوبارہ ندا ہوئی مگر صورت حال پہلے سے زیادہ مختلف نہ تھی۔ قاری فتح محمد صاحب کی آواز بہت بلند اور دلکش تھی انہوں نے اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر قاری صاحب نے ندا کہی۔ اس کے بعد حضرت صاحب بیت الحمد میں آئے اور آواز سے متعلق دریافت فرمایا۔ عرض کیا گیا کہ حافظ قاری فتح محمد صاحب کی آواز تھی۔ آپ نے خوش ہو کر فرمایا عبادت کی ندا اسے کہتے ہیں" قادیان میں قاری صاحب نے اپنی تسلی کی اور احمدیت قبول کر کے واپس گاؤں آگئے۔

تقسیم سے پہلے مکرم محمد دین صاحب کپڑا فروخت کرنے کے لئے سندھ آیا کرتے تھے۔ کوٹری سندھ کے علاقے میں وہ مکرم خان صاحب نعمت اللہ خان کے ساتھ کام کر چکے تھے۔ اس لئے اس علاقے سے خوب واقف تھے۔ پھر ایک دفعہ کپڑا لے کر نواب شاہ سندھ بھی آئے اور سندھ کے قدیم احمدی ماسٹر عبدالکریم صاحب کے ہاں ٹھہرے۔ مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب کے والد سندھ کے پہلے رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ اپنے بڑے بیٹے مکرم محمد اسحاق صاحب کے ساتھ حیدر آباد کوٹری کے لئے روانہ ہوئے تاکہ اس علاقے میں کاروبار کے لئے جگہ ڈھونڈی جائے۔ نواب شاہ کے آؤٹر سگنل پر گاڑی کا انجن فیل ہو گیا اور نیا انجن آنے میں قریباً تین چار گھنٹے دیر تھی۔ اس لئے بیٹے کو ساتھ لے کر آپ نواب شاہ میں ہی اتر گئے۔ موجودہ اسٹیشن روڈ نواب شاہ پر زیادہ تر کھوکھے وغیرہ تھے۔ ایک کھوکھے پر چھابیاں اور دستی پنکھے فروخت کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ کھوکھے کا مالک مہندی لگی داڑھی والا معمر شخص حقہ پی رہا تھا پنجابی لہجہ اور حقے کی کشش آپ کو اس کھوکھے کی طرف لے گئی۔ تھوڑے بہت تعارف کے بعد مکرم محمد دین صاحب نے اپنا مدعا بیان کیا کہ وہ سندھ میں کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ آجکل جہاں مکرم سیٹھ محمد اسحاق اور مکرم سیٹھ محمد اشفاق صاحب دوکان کر رہے ہیں اس دوکان کے متعلق آپ کو بتایا گیا کہ یہ ایک ہندو کی ہے اور وہ بھارت جا رہا ہے۔ دوکان بڑے مناسب داموں میں مل رہی ہے۔ چنانچہ مکرم محمد دین صاحب نے حیدر آباد کوٹری جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور نواب شاہ میں مذکورہ دوکان دو یا اڑھائی ہزار روپے میں خرید لی۔ اس دوکان میں اس وقت میٹ (گاچنی) بھری ہوئی تھی۔ اس کو ختم کر کے مکرم سیٹھ محمد دین صاحب نے اپنا کاروبار شروع کر دیا۔ محنت، لگن اور دعا کے ساتھ کام میں بہت برکت ملی اور یوں محمد دین صاحب چند ہی سالوں میں سیٹھ محمد دین بن گئے۔ سیٹھ صاحب نے تجارت میں بہت ترقی کی ملک کے دور دراز علاقوں سے معیاری اور سستی اشیاء ڈھونڈ کر لانے میں انہیں خاص مہارت حاصل تھی۔ ان کی انہی صفات کو آگے ان کے صاجزادوں مکرم سیٹھ محمد اسحاق صاحب اور سیٹھ محمد یوسف صاحب نے بھی اپنایا۔ آج بھی ان دونوں بھائیوں کی دوکانیں اسی جگہ پر اپنے معیار اور مقررہ ریٹ کی وجہ سے پورے علاقے میں مشہور ہیں۔ مکرم سیٹھ محمد دین صاحب کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا (اسٹیشن روڈ کی یہ دوکانیں) احباب جماعت کے لئے ایک سنٹر اور مہمان خانے کی حیثیت رکھتا ہے۔ دور دراز سے آنے والے احمدی احباب کام کاج سے فارغ ہو کر اس دوکان سے ضرور ہو کر جاتے ہیں۔ مکرم سیٹھ محمد دین صاحب خدمت سلسلہ کے لئے ایک جوش اور تڑپ رکھتے تھے اور یہی جذبہ آپ کے خاندان میں نمایاں طور پر جاری ہے۔ آپ کے صاجزادے مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب آجکل نواب شاہ کے امیر شہر و ضلع ہیں اور آپ کے پوتے مکرم سیٹھ محمد اشفاق صاحب آجکل زعیم انصار اللہ ضلع ہیں۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب نے بحیثیت قائد ضلع و قائد علاقہ لمبے عرصہ تک خدمات انجام دیں خدام الاحمدیہ علاقہ سکھر، خیرپور اور نواب شاہ کی تنظیم اور تربیت میں مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب کا بہت حصہ ہے۔ خاکسار کے عرصہ قیادت اور امارت کے دوران بھی آپ نے ایک بھائی اور شفیق استاد کی طرح میری راہنمائی کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اسی طرح سیٹھ محمد دین صاحب کے پوتے مکرم سیٹھ محمد اشفاق صاحب نے میرے ساتھ بطور نائب قائد ضلع کام کیا اور اس سارے عرصے میں بے لوث تعاون کا مظاہرہ کیا۔ خاکسار کے والد محترم مکرم غلام نبی علوی نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ ایک شادی کے لئے ہمیں کپڑے خریدنا تھے مکرم سیٹھ محمد دین صاحب ہمارے ساتھ مختلف دوکانوں پر گئے اور مطلوبہ پارچہ جات قریباً ہمارے اندازے کے مطابق نصف قیمت میں ہمیں دلوائے مکرم سیٹھ صاحب کو کپڑے کی قیمت اور کوالٹی کا وسیع تجربہ تھا۔ مکرم سیٹھ محمد دین صاحب بڑے مخلص اور فدائی سلسلہ انسان تھے جماعت اور احباب جماعت کے لئے بڑے پرجوش اور ہمدرد تھے آپ کی بلندی درجات کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

محترم پروفیسر عثمان صدیقی صاحب

پروفیسر عثمان صدیقی کی وفات کی خبر آئی تو اس خاموش منش رفیق کار کی وفات کا سن کر بہت دکھ ہوا۔ ان سے کالج کی رفاقت شروع ہونے سے پہلے محلہ داری کا تعلق رہا۔ محلہ داری بھی کیا ایک گلی میں رہنے کا تعلق۔ عثمان صاحب اتنے دھیمے مزاج کے آدمی تھے کہ ہم نے چالیس برس کی ہمسائیگی میں انہیں کبھی اونچا بولتے نہیں دیکھا۔ ان کی عاجزی اور مسکنت دیکھنے والوں کو بہت متاثر کرتی تھی۔ نہایت عالم فاضل آدمی تھے مگر کیا مجال کہ کبھی ان کے چہرے بشرے سے اس بات کا اظہار ہوا ہو کہ یہ عالم بے بدل اور فاضل اجل ہیں! نہایت سادے، گھر کے دھلے ہوئے کپڑے، استری سے بے نیاز، چڑے مڑے، پاؤں میں جوتے، مگر جرابیں ندارد، جوتے دھول سے اٹے ہوئے۔ سر پر ٹوپی۔ مصافحہ کرتے ہوئے ان کی گرمجوشی کا انداز ہوتا۔ ایک دبی دبی مسکراہٹ ان کے چہرے پر ہروقت موجود رہتی۔ داڑھی چھدری اور سر کے بال گھٹے ہوئے۔ یہ پروفیسر عثمان صدیقی صاحب تھے۔ اسلامیات میں ایم۔اے تھے۔ ہمیں تو پہلی بار ان کی علمیت کا اسی وقت پتہ چلا جب گھٹیالیاں سے واپس آکر تعلیم الاسلام کالج میں تعینات ہوئے۔ سٹاف روم میں ایک خاموش طبع رفیق کار کا اضافہ ہو گیا۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب، ایک ساتھی اور مل گیا۔ خاموش اور متین!

عثمان صدیقی صاحب محلہ کے صدر بھی رہے۔

بقیہ صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ملکہ الزبتھ کا دورہ امرتسر

برطانیہ کی ملکہ الزبتھ کا دورہ بھارت خاصا موضوع بحث بن چکا ہے۔ اس کا آغاز بھارتی حکومت کی طرف سے دورے سے چند دن پہلے برطانوی وزیر اعظم کے بیان پر تنقید سے ہوا۔ مگر دورہ کے عین موقع پر خیرسگالی کی فضا پیدا کرنے کے لئے اس کا اثر زائل کرنے والا بیان آگیا۔

برطانیہ کی ملکہ کا دورۂ امرتسران کے دورے سے پہلے ہی موضوع بحث بنا ہوا تھا۔ اور دورے کے آغاز سے ہی بھارت میں اس کے بارے میں مظاہرے شروع ہوگئے۔ انگریز کے دور اقتدار کا ایک سیاہ ترین واقعہ امرتسر کے جلیانوالا باغ میں اس وقت پیش آیا تھا جب انگریز حکمران جنرل ڈائر کے حکم سے جلیانوالا باغ میں ایک جلسے کے لئے جمع شدہ ہندوستانیوں پر بے دریغ فائر کھول دیا گیا اور اس کے نتیجے میں قریباً 3 صد افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ یہ باغ ایک تنگ جگہ پر واقع ہے اور اس کا باہر نکلنے کا راستہ بہت ہی تنگ ہے لہٰذا عملاً یہاں آنے والے محصور ہو کر رہ جاتے ہے اس وجہ سے یہاں پر جب فائرنگ شروع ہوئی تو لوگ جان بچانے کے لئے جلد بھاگ بھی نہ سکے اور انگریزی پولیس اور فوج کے افراد جو اونچی جگہ پر پوزیشین لئے ہوئے تھے بڑی بے رحمی اور سفاکی کے ساتھ نہتے ہندوستانیوں پر فائرنگ کرتے رہے۔ جنرل ڈائر نے یہ فائرنگ ایک انگریز لڑکی کے ساتھ بدسلوکی کا بدلہ لینے کے لئے کی تھی۔ لیکن ایک انگریز لڑکی کے ساتھ بدسلوکی کا بدلہ لینے کے لئے قریباً 3 سو نہتے اور بے گناہ افراد کا قتل بربریت کی ایک بھیانک مثال تھا۔ اس واقعے نے انگریز کے خلاف عام ہندوستانیوں کے دلوں میں نفرت کے گہرے بیج بو دیئے ہندوستانیوں کا مطالبہ تھا کہ ملکہ برطانیہ اپنے اس دورے کے دوران اس واقعے پر معافی مانگیں۔ ملکہ اس واقعے کی جگہ پر گئیں اور ہلاک ہونے والوں کی یاد میں قائم کی گئی یادگار پر پھول چڑھائے۔ انہوں نے معافی تو نہیں مانگی لیکن اس واقعے کو ایک افسوسناک واقعہ قرار دیا۔ بھارتی مظاہرین نے اپنے جذبات کا اظہار مظاہرے کرکے اور ٹائر جلا کر کیا۔ یہ مظاہرے دلی میں بھی ہوئے اور امرتسر میں بھی۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔

اگر ملکہ برطانیہ اس واقعے پر ہندوستانیوں سے معافی مانگ لیتیں تو ان کا اور برطانیہ کا وقار بڑھ جاتا مگر افسوس کے انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

○○○

برطانیہ پر بھارت کی شدید تنقید

ملکہ برطانیہ الزبتھ کے دورے سے معاً پہلے بھارتی حکومت کی طرف سے برطانیہ کی حکومت اور وزیر اعظم ٹونی بلیئر پر سخت تنقید کی گئی بھارتی حکومت نے برطانیہ کو تیسرے درجے کی قوت قرار دیا۔ بھارتی حکومت نے یہ سخت بیان برطانوی وزیر خارجہ مسٹر رابن کک کی طرف سے اس مبینہ بیان پر دیا تھا جس میں انہوں نے کہا کہ کشمیر کے مسئلہ کا حل برطانیہ کی تاریخی ذمہ داری ہے لہٰذا وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ثالثی کی پیشکش کریں گے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ اب بھارت بھی اور برطانیہ بھی دونوں اپنے اپنے بیانات سے مکر گئے ہیں۔ بھارت نے کہا ہے کہ اس نے برطانیہ کو تیسرے درجے کی قوت قرار نہیں دیا اور برطانوی وزیر خارجہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کشمیر پر ثالثی کی پیشکش نہیں کی بلکہ سرے سے کشمیر کے بارے میں کوئی بیان یا انٹرویو ہی نہیں دیا۔

ابھی اخبارات یہ بیانات چھاپ رہے ہیں کہ بھارتی وزارت خارجہ نے برطانوی وزیر خارجہ کے پاکستان کے دارالحکومت میں دیئے گئے بیان میں برطانیہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر کا ذکر چھوڑ دے ورنہ تعلقات بگڑ جائیں گے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ تنازعات حل کرنے کے لئے بھارت کو برطانیہ یا کسی اور ملک کی ثالثی کی ضرورت نہیں۔ بھارتی حکومت نے مسٹر رابن کک کے اس بیان کو انتہائی نامناسب قرار دیا جس میں انہوں نے کہا کہ برطانیہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے مدد دینے اور ثالثی پر تیار ہے۔

○○○

ترکی کی اسلام پسند پارٹی پر پابندی کا امکان

ترکی میں ایک نیا سیاسی بحران پیدا ہو رہا ہے جس کی قیادت اس وقت کے وزیر اعظم مسعود یلماز کر رہے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہے کہ سابق وزیر اعظم نجم الدین اربکان کی پارٹی رفاہ پارٹی (ویلفیئر پارٹی) کو کالعدم قرار دلوایا جائے۔ یاد رہے کہ اس وقت رفاہ پارٹی پارلیمنٹ میں سب سے بڑی پارٹی ہے۔ اور سیاسی اعتبار سے اس کو ملک کی سب سے زیادہ مقبول پارٹی کی حیثیت حاصل ہے۔ ترکی کا آئین جمہوریت اور سیکولرزم کے تحفظ کے لئے حکومت کو وسیع اختیارات دیتا ہے۔ ان اختیارات میں سیکولرزم کی مخالف سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دیئے جانے کے اختیارات بھی شامل ہیں۔ اس وقت ترکی کی ایک بااختیار عدالت میں رفاہ پارٹی کے خلاف ایک مقدمہ زیر سماعت ہے جس میں عدالت سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ ویلفیئر پارٹی کو کالعدم قرار دے دے۔ اس پارٹی پر یہی الزام ہے کہ یہ سیکولرزم کے خلاف ہے اور ترکی کے آئین کی رو سے یہ جرم گویا ناقابل معافی ہے۔

مبصرین کا خیال ہے کہ اگر عدالت نے رفاہ پارٹی پر پابندی عائد کر دی تو اس کے جواب میں الجزائر کی طرز پر پر تشدد ردعمل کی توقع نہیں بلکہ یہی لوگ ایک نئی پارٹی کے قیام کی تیاریاں کر چکے ہیں۔ اگر عدالت نے اس پارٹی کو کالعدم قرار دیا تو اس کے ارکان 5 سال تک سیاست میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 21- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب
6-00 سپورٹس ٹیبل- ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی۔
7-00 اردو کلاس
8-00 نارویجین زبان سیکھئے
9-00 ہومیو پیتھک کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔آنکھوں کی بیماریاں۔ مہمان۔ڈاکٹر نصیر احمد منصور۔ میزبان۔ڈاکٹر سلطان اے مبشر۔
3-30 سیرۃ حضرت مولوی حکیم عبد الخالق
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

بدھ 22-اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ آنکھوں کی بیماریاں۔ مہمان ڈاکٹر نصیر احمد منصور میزبان۔ ڈاکٹر سلطان۔اے۔مبشر۔
7-00 اردو کلاس
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 سواحیلی پروگرام۔
11-30 تقریر۔
12-30 ہماری کائنات
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
3-30 روشنی دا سفر۔نور محمد جعفر حسین۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-00 جرمن سروس۔

جمعرات 23-اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔چینی کھانے۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ۔نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ (96--2-9)۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔ حصہ 18
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ چینی کھانے
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36-(94-7-13) حصہ دوئم۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشن پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 روسی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

جمعہ 17- اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 بزم مشاعرہ-ایک شعری نشست۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ-17۔
6-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 36- (94-7-13) حصہ اول۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ-ایک شعری نشست۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کمپیوٹر-سب کے لئے حصہ 29۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-لائیو۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ملاقات۔ فرنچ بولنے والے احباب سے۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 خطبہ۔
10-05 تلاوت-حدیث۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 جرمن سروس۔

سوموار-20-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 بیت بازی۔
1-30 درس کلام الہی- نمبر18-(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر-واقفین نو پروگرام-کلر کہار اور نخلہ کی سیر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ڈاکٹر عبدالسلام-ڈاکومنٹری فلم۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات-از حضرت صاحب۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام۔ کلر کہار اور نخلہ کی سیر۔
11-00 درس کلام الہی نمبر(18)(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔
12-30 بیت بازی۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سپورٹس۔ ٹیبل ٹینس۔ ربوہ بمقابلہ کراچی۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشن پروگرام۔ 1۔ درس ملفوظات 2۔ ہومیو پیتھی کلاس کا تعارف۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-00 جرمن سروس۔

بقیہ صفحہ 1

زیادہ محنت کرنی پڑے گی اس لئے چھوڑ ہی دو۔ تو آپ نے چھوڑنا تو ہے نہیں آپ کو چھوڑنے کا حکم ہی نہیں ہے۔ حکم یہ ہے کہ حسن کی تلاش کرو ایسا حسن جس پر اللہ کی نظر پڑنے لگے اور اس مضمون کے لئے اگلی آیت اس مضمون کو جیسا کہ مزید بڑھائے گی' اس مضمون کے لئے نہیں اس مضمون کو سمجھنے کے لئے اگلی آیت یا اس آیت کا اگلا ٹکڑا ہے وہ اس کو خوب روشن کر دے گا جب ہم وہاں تک پہنچیں گے' لیکن نصیحت کے طور پر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ پہلے خدا کے اچھے صاف ستھرے بندوں کی تلاش کریں وہاں سے دعوت الی اللہ شروع کریں تھوڑے وقت میں آپ کو زیادہ پھل ملے گا۔ اور ایسے سعید فطرت بھی بندے ہوتے ہیں جنکو اگر آپ نہ بھی کہیں تو اللہ ویسے ہی بلالاتا ہے۔

(از خطبہ 15 نومبر 1996ء)

OOO

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ صفحہ 4

چولہے جن میں سے ایک پر سالن اور دوسرے پر چائے تیار ہو رہی ہو گی اور ایک تنور اس کے علاوہ ہو گا پھر کراکری کا اندازہ لگانے کے لئے صرف یہی مثال کافی ہو گی کہ جب ہم کھانا کھا رہے تھے تو پانی مانگا تو ہوٹل کے مالک نے جگ گلاس کی بجائے لوٹا اور گلاس پیش کیا جب ہم نے حیرانگی سے استفسار کیا کہ کیا یہ پانی پینے کے لئے ہے تو فرمانے لگے کہ یہ مسکین لوٹا ہے' اس سے صرف یہی کام لیا جاتا ہے۔

لواری ٹاپ جب گاڑیوں کا قافلہ تیار ہو گیا تو موبائیل پولیس کے ساتھ گاڑیاں روانہ ہوئیں گرد سے برا حال ہو رہا تھا خدا خدا کر کے رات ایک بجے چترال آیا تو ڈرائیور نے ایک ہوٹل کے سامنے بریک لگائی اور مالک کو مسافروں کے رات گزارنے کے سلسلہ میں بات کی تو موصوف فرمانے لگے کتنے کسان ہیں کسان سے مراد کاشتکاری کرنے والے نہیں تھے بلکہ کس کی جمع تھی۔ بہرحال ہوٹل صاف ستھرا معیاری اور کرایہ معقول تھا۔

صبح ہوتے ہی ہم نے دن کی روشنی میں ہوٹل کی بالائی منزل سے چترال پر نظر دوڑائی تو معلوم ہوا دریائے چترال کے دائیں بائیں پہاڑیوں کے نیچے اوپر پھیلا ہوا یہ مختصر سا قصبہ ہے برلب دریا بادشاہی مسجد اور ایک قلعہ ہے جو کہ مغلیہ خاندان کے دور کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

چترال کے دو تین بازاروں میں وہاں کے مقامی لوگوں کی ضروریات کی تقریباً تمام چیزیں دستیاب ہونے کے علاوہ چترالی پٹی کے بنے ہوئے مردانہ و زنانہ کوٹ اور واسکٹ گرم ٹوپی دعوت خرید دے رہے ہوتے ہیں گو بعض سیاحوں کے نزدیک چترال کے بازاروں میں سب سے زیادہ دو نمبر اشیاء ہیں۔

چترال کے فروٹ میں سیب' ناشپاتی' انگور کوئی خاص قابل ذکر نہیں البتہ شہتوت اتنا ہی خاص قابل ذکر ہے جس کی شیرینی اور مزہ بیان سے باہر ہے کیونکہ پھول کی خوشبو کو سونگھا اور رنگ کو دیکھا تو جا سکتا ہے مگر بیان نہیں کیا جا سکتا۔

چترال پہنچنے کے بعد ہر سیاح کی وادی کیلاش پہنچنے کی کوشش شروع ہو جاتی ہے صبح سویرے چترال سے براہ راست جیپیں وادی کیلاش تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں پہنچاتی ہیں۔

وادی کیلاش پہنچنے والا راستہ اپنی ہی نوعیت کا ہے جس کو وہاں کے مقامی ڈرائیور بے خوف و خطر طے کرتے ہیں جبکہ ایسے مقام بھی ہیں کہ جن کو عبور کرتے ہوئے جیپ میں سوار مسافر اوپر سے یا دائیں بائیں چٹانوں سے ڈر رہے ہوتے ہیں نیچے چشموں کا پانی اور اوپر تقریباً پہاڑی کی چوٹی سے تھوڑا سا نیچے پانی کا نالہ دیکھ کر حیرانگی ہوتی ہے۔

وادی کیلاش تین چھوٹے چھوٹے گاؤں پر مشتمل ہے۔ جن کے افراد کی تعداد ایک عام اندازے کے مطابق 2500 سے 3000 تک ہے یہ تین دیہات بیریر' ممبریٹ' ریمبور ہیں جن کا چترال سے بالترتیب فاصلہ 34 کلومیٹر 36 کلومیٹر اور 32 کلومیٹر ہے وادی کیلاش کے افراد خدائے ذوالجلال کے علاوہ اور کسی پر ایمان نہیں رکھتے اسی لئے وادی کیلاش کا پرانا نام وادی کافرستان تھا۔ یہ لوگ اپنی تہذیب و تمدن اور ثقافت کے حوالے سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔

ان کے مرن جنم کی رسومات بھی انفرادی ہیں۔ مثلاً کیلاش قوم کے افراد اپنے مردے کو ایک بکس میں جس کا منہ کھلا ہوتا رکھ دیتے تھے اور اسی بکس میں وہ گل سڑ جاتا تھا آج بھی ان بکسوں میں ڈھانچے موجود ہیں جو کہ انہوں نے اپنے قبرستان میں رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ آج کل مردے کو زمین میں دفناتے ہیں کیونکہ بعض جانور مردوں کو نقصان پہنچانا شروع ہو گئے تھے۔ اس لئے اب یہ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ کیلاش کے افراد پرانے پہاڑی لوگوں کی طرح مکانات بناتے ہیں۔ مرد اور عورتیں کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ عورتیں ایک خاص لباس میں ملبوس ہوتی ہیں۔

وادی کیلاش کا ماحول انتہائی پرسکون ہے سوائے بہتے ہوئے پانی کی چٹانوں سے ٹکرانے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی آواز کے اور کوئی شوروغوغا نہیں۔

پرسکون ماحول اور سرسبز و شاداب وادی رات گزارنے کی دعوت دے رہی ہوتی ہے چترال ثقافت کے حوالے سے انتہائی قابل دید مقام ہے جو کہ اندرون ملک اور بیرون ملک سیاحوں کی آمدورفت اور چہل پہل سے بارونق ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

مجال ہے کسی عبادت میں موجود نہ ہوں۔ گرمی سردی ان پر اثر انداز نہیں ہوتی تھی۔ گرمیوں میں گیلا تولیہ سر پر رکھتے تھے۔ کالج میں ان کی ملازمت بہت کم تھی پھر قومیائے گئے کالجوں کے اساتذہ کے ساتھ بہت ہی زیادتی ہو رہی تھی جنہیں اپنی عمر کے مطابق ریٹائر کر دیا جاتا تھا اور دو دو چار سال کی ملازمت پر بھلا پنشن کیسی؟ اس سلسلہ میں استاذی پروفیسر بشارت الرحمان اور دیگر سینئر اساتذہ کو بہت نقصان اٹھانا پڑا مگر یہ سب کچھ ایں ہم اندر عاشقی بالائے غم ہائے دگر کی ذیل میں ہے۔

عثمان صدیقی صاحب نہایت سیدھے سادھے' پڑھے لکھے استاد تھے انہیں کبھی اپنی علمیت کی نمائش کرتے نہیں دیکھا۔ حتی کہ کوئی سوال بھی پوچھ بیٹھتا تو ان کی کوشش یہی ہوتی کہ وہ سوال کسی اور سے پوچھ لیا جائے۔ انہیں نمایاں ہونے میں بہت حجاب تھا۔ محلہ کی صدارت بھی ان کو بادل ناخواستہ اٹھانی پڑی تھی کہ جماعت کے عہدے سے انکار کرنا مناسب نہیں تھا مگر اس صدارت کو ذمہ داری ہی جانتے تھے۔ ان کی طبیعت میں جو حجاب تھا اس کا ایک اظہار تو اسی بات سے ہوتا ہے کہ ایک مہینہ تک ہسپتال میں بیمار رہے مگر ہم نے ان کی علالت کا کوئی اعلان اخبار میں نہیں دیکھا کہ ایک بزرگ رفیق کار کے لئے دعا ہی کر سکتے اب اچانک ان کی سناؤنی سن لی۔ اللہ تعالیٰ اس خاموش طبع عالم کو نہایت خاموشی سے اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید بھی یہی ہے کہ اپنے اس حجاب پسند بندے کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ سٹیٹ بینک نے روپے کی قیمت میں 8ء71 فیصد کمی کر دی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ دوسرا موقع ہے کہ حکومت نے روپے کی قیمت میں ریکارڈ کمی ہے۔ یہ کمی قرضہ لینے کے لئے آئی ایم ایف کی شرائط قبول کرتے ہوئے کی گئی۔ روپیہ سستا ہونے سے پٹرول مہنگا ہو گیا ہے۔ امریکی ڈالر 44.13 روپے کا ہو گیا ہے۔ چند ہفتوں میں مزید ڈی ویلیوایشن کا امکان ہے۔

○ روپے کی قیمت میں ریکارڈ کمی کے بعد ریگولر پٹرول 17.75 روپے فی لٹر' سپر پٹرول 20.65 روپے ہو گیا ہے۔ تاہم ہائی سپیڈ ڈیزل لائٹ ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا۔ جس سے بسوں اور ریلوں کے کرایے میں اضافہ ہونے کا امکان نہیں۔

○ ایک عام اندازے کے مطابق روپے کی قیمت میں کمی سے اشیاء کی قیمتوں میں 20 فیصد تک اضافہ ہو گا۔

○ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت نے روپے کو "اتفاق" کی "آئرن لک" مار ہی دی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نواز شریف مستعفی ہو جائیں انہوں نے حکمرانی کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ عام آدمی کو فریب دیا گیا۔ حکمرانوں نے راتوں رات ڈالر اکٹھے کر کے منافع کمایا۔

○ وائس چیف آف ائرسٹاف ائرمارشل پرویز مہدی قریشی کو پاک فضائیہ کا نیا سربراہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان کی تقرری کے روز ان کی ترقی ائر چیف مارشل کے عہدے پر کر دی جائے گی۔ 13 ویں آئینی ترمیم کے بعد وزیر اعظم نے پہلی بار کسی فوجی سربراہ کی تقرری کی ہے۔

○ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کو مذاکرات کرنا ہوں گے۔ وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ آئندہ ماہ پاکستان اور بھارت کا دورہ کریں گی۔ دورے میں مسئلہ کشمیر کو مرکزی حیثیت حاصل ہو گی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر پکرنگ پاکستان اور بھارت کے دورے کے لئے امریکہ سے روانہ ہو گئے ہیں۔

○ قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر نے حکومت اور عدلیہ کے درمیان مفاہمت کرانے کی پیشکش کر دی ہے۔ وزیر قانون سے یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ حکومت نے عدلیہ کے داخلی تنازعے میں عدم مداخلت کا فیصلہ کیا ہے حکومت مسئلے کو آئین کے مطابق طے کرانا چاہتی ہے۔

○ ایوان عدل لاہور میں بدھ کے روز مقدمہ قتل کے تین ملزمان اپنے مخالف کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔ فائر کرنے والا بھی پولیس کی جوابی فائرنگ سے ہلاک ہو گیا۔ ایک کانسٹیبل شدید زخمی ہو گیا۔

○ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں واپڈا کی مکمل نجکاری کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ پرائیویٹائزیشن جون 1998ء تک مکمل کر لی جائے گی۔ وزیر اعظم نے پورا عمل شفاف اور تیز کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ سپریم کورٹ بار اور پاکستان بار کونسل کی لڑائی ختم ہو گئی۔ بار کے انتخابات 15۔ نومبر کو کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ عدلیہ کی آزادی کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ ججوں میں اختلاف جلد ختم ہو جائیں گے۔ ہم نے 5 جج سپریم کورٹ کے 20۔ مارچ 96ء کے فیصلے اور دستور کے عین مطابق مانگے۔ حکومت غیر ضروری تاخیر کر رہی ہے۔ حکومت کو کسی جج پر اعتراض ہے تو تحریری طور پر آگاہ کرے۔ حکومت نے خواہ مخواہ ایشو کو لٹکایا ہوا ہے۔

○ فیصل آباد کے حبیب بینک میں ڈاکو ساڑھے چھ لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں نے گارڈ اور کانسٹیبل کو قتل کر دیا اور فرار ہو گئے۔ بینک میں نصب کیمرے نے ڈکیتی کی ویڈیو فلم تیار کر لی۔

○ کرکٹ کنٹرول بورڈ نے سابق کپتان وسیم اکرم کو جنوبی افریقہ کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میں ٹیم میں شامل کر لیا ہے۔ تاہم کپتان کے عہدے پر سعید انور کو ہی برقرار رکھا گیا ہے۔

○ سوئٹزر لینڈ نے بے نظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کے نام پر جمع شدہ ایک کروڑ 40 لاکھ ڈالر کی ادائیگی روک دی ہے۔ سابق پاکستانی وزیر اعظم کے اکاؤنٹس منجمد کئے جانے کی مدت میں بھی توسیع کئے جانے کا امکان ہے وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ قانونی کارروائیوں پر کئی برس لگ سکتے ہیں۔

○ یو بی ایل میں جبری ریٹائرمنٹ کے موقع پر سرگودھا میں 55 ملازمین سے گن پوائنٹ پر دستخط کرالئے گئے۔ تشدد سے تین افراد بے ہوش ہو گئے۔ پولیس کی بھارتی نفری کی وجہ سے ملازمین میں خوف و ہراس پھیل گیا اور بھگدڑ مچ گئی بینک کے باہر ملازمین نے دھرنا دے دیا۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں کی غلط کاریوں کے باعث خزانہ خالی ہے۔ سوئس بینک اکاؤنٹ کا چکر بالکل صحیح ہے۔ کچھ لوگوں کو اس پر حیرانی ہوئی۔ مگر مجھے اس پر کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ قوم ماضی کی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔ سابق حکومت نے مری میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کی توسیع کے لئے چار کروڑ روپے کا منصوبہ بنایا۔ علاج کے نام پر سیر سپاٹے کئے گئے۔ گاڑیوں کے جھرمٹ کے لئے اربوں روپے خرچ کئے گئے۔

○ ماہرین اقتصادیات اور صنعتکاروں نے روپے کی قیمت میں ساڑھے آٹھ فیصد اضافہ پر سخت رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملکی معیشت کے لئے انتہائی نقصان دہ قرار دیا ہے۔ اس سے افراط زر' غربت اور مہنگائی میں اضافہ ہو گا۔

○ تحریک منہاج القرآن کے قائد پروفیسر طاہر القادری نے کہا ہے کہ اسلام کی رو سے پارلیمنٹ سمیت تمام ریاستی ادارے سپریم کورٹ کے تابع ہیں۔ نئے الیکشن کے لئے متناسب نمائندگی کا اصول رائج کریں۔ امیدواروں کے لئے تعلیم اور کردار کی شرط رکھی جائے۔ سپریم کورٹ بھی حکومت ختم کر سکتی ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ مالی بحران اسی سال ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وسائل کی کمی کے باعث حکومت پبلک سیکٹر کے ترقیاتی کام شروع کرنے سے قاصر ہے لیکن اس صورت حال پر جلد قابو پا لیا جائے گا۔ حکومت اقتصادی صورت حال پر قابو پانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ملک محمد عبدالقیوم نے خود مختار اداروں اور کارپوریشنوں کے ملازمین کو سرکاری ملازم قرار دینے سے متعلق درجنوں درخواستیں چیف جسٹس کو بھجوا دی ہیں تاکہ ان کی سماعت کے لئے بڑا بنچ تشکیل دیا جائے۔

○ الجزائر میں ایک بس کے 43 مسافروں کو وحشیانہ انداز میں قتل کر دیا گیا۔ انتہا پسندوں نے بس کو روکا اور تمام مسافروں کے گلے کاٹ دیئے۔

○ چین کے صدر 26۔ اکتوبر سے امریکہ کا سرکاری دورہ کریں گے۔

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا کہ ڈاؤن سائزنگ کے عمل سے بینکوں کی پوزیشن مضبوط ہو رہی ہے۔ کسی سرکاری اہلکار کو نوکری سے برطرف نہیں کیا جائے گا۔ اسے گولڈن ہینڈ شیک دیا جائے گا۔ ورلڈ بینک سے پاکستان کو قرضے کی پہلی قسط 20۔ اکتوبر کو مل جائے گی۔

○ برطانیہ کے ہوم آفس کی دو رکنی ٹیم اس ہفتہ پاکستان روانہ ہو گئی تاکہ آصف زرداری کے خلاف منشیات کی سمگلنگ کے ان الزامات کی تحقیقات کر سکے جو احتساب سیل کی طرف سے عائد کئے گئے ہیں اور جنہیں بنیاد بنا کر احتساب سیل آصف زرداری اور بے نظیر بھٹو کی برطانیہ میں مبینہ جائیداد ضبط کرانے کے علاوہ ہوم آفس بھٹو فیملی کے برطانوی بینکوں میں اکاؤنٹس کی تلاش میں مدد چاہتا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب دار العلوم غربی ربوہ حلقہ صادق ربوہ کے خسر مکرم مرزا محمد ابراہیم صاحب آف کلاس والا۔ دار الرحمت شرقی ربوہ کو گذشتہ دنوں گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز، غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

بچت - بچت - بچت
اب ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے شادی بیاہ کی جدید ورائٹی پر بھی سیل شروع کر دی ہے۔ صرف 15 نومبر تک فائدہ اٹھائیں نیز فینسی جاپانی سوٹ پرنٹ میچنگ سادہ مکمل ورائٹی سیل میں خریدیں۔
باجوہ کلاتھ سٹورز
گولبازار ربوہ
فون: 568

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں۔ رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو
B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر: فہیم احمد پم

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834